بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرم و حیا
اور
عفت وپاکدامنی

ازافادات

پیر طریقت رہبر شریعت مفکر اسلام

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

مکتبۃ الفقیر ۲۲۳ سنت پورہ فیصل آباد

www.besturdubooks.wordpress.com

پروانہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم وحیاء کا عجیب نمونہ

حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک جگہ پر جہاد کیلئے قدم بڑھایا' آگے دشمن تھے' انہوں نے سوچا کہ ہم ان کو کسی طرح ان کے دین کے راستے سے ہٹائیں' چنانچہ انہوں نے اپنی عورتوں سے کہا کہ بے پردہ ہو کر گلیوں میں نکل آئیں تا کہ ان کی نگاہیں ادھر ادھر اٹھیں' اس طرح ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جو مدد ہے وہ ختم ہو جائے گی' جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو انہوں نے بلند آواز سے اعلان کیا'

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ﴾

ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں' یہ اعلان سن کر پورے لشکر کے لوگوں نے اپنی نگاہوں کو اس طرح نیچے کر لیا کہ کسی کی نگاہ کسی غیر عورت پر نہ پڑی' حتی کہ لشکر کے لوگ جب لوٹ کر آئے تو ان سے کسی نے پوچھا کہ یہ تو بتاؤ کہ وہاں کے مکانوں کی بلندی کیسی تھی؟ فرمانے لگے کہ جب امیر لشکر نے نظریں جھکانے کا حکم دیا تو ہم نے مکانوں کی اونچائی کی طرف دھیان ہی نہ دیا۔ سبحان اللہ (واقعات فقیر: ۱/۱۱۹)

حضرت مریم علیہا السلام کی عفت و پاکدامنی

بی بی مریم علیہا السلام اللہ تعالیٰ کی ایک نیک بندی گزری ہیں' ابھی پیدا بھی نہیں ہوئیں' ماں کے پیٹ میں ہیں' ان کی ماں ان کیلئے دعا کر رہی ہیں۔

رب انی نذرت لک مافی بطنی محررا فتقبل منی"

اے اللہ! میرے پیٹ میں جو بھی ہے میں نے اسے تیرے لیے وقف کر دیا' تو اسے قبول فرمالے' چنانچہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

فتقبلها ربها بقبول حسن وانبتها نباتا حسنا و کفلها زکریا"

حضرت زکریا علیہ السلام ان کے خالو تھے' وہ ان کے کفیل بنے۔ حضرت مریم علیہا السلام مسجد کے اندر اعتکاف کی حالت میں رہتیں اور سارا دن ذکر و عبادت میں مشغول رہا کرتی تھیں' اللہ رب العزت کی طرف سے ایسی رحمت ہوتی کہ اس کیلئے بے موسم کے پھل بھیجے گئے' لوگوں کے اندر ان کی عبادت اور تقوی کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی' لوگ بہت عزت کرتے تھے۔

www.besturdubooks.wordpress.com

ان کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا' قرآن مجید نے اس واقعہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور ایک سورۃ کا نام بھی سورہ مریم رکھا

﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴾

انہوں نے غسل کیلئے اپنے مکان کی مشرقی سمت کو اپنے لیے مخصوص کرلیا'' مَكَانًا شَرْقِيًّا '' سے مفسرین نے لکھا کہ نصاریٰ نے مشرق کو اسی لیے قبلہ بنالیا کہ وہ مشرق کی طرف گئیں' جب وہ مشرق کی طرف گئیں' 'فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا''

انہوں نے اپنے اردگرد ایک حجاب (پردہ) تان لیا تاکہ تنہائی ہوجائے اور وہ غسل کرسکیں اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اتنے میں ''فارسلنا الیھم روحنا'' ہم نے اس کی طرف اپنے روح الامین کو بھیجا'' فتمثل لھا بشرا سویا'' اور وہ ایک بھرپور انسان کی شکل میں اس کے پاس پہنچے' جب تنہائی میں مریم کے سامنے ایک بھرپور انسان آیا تو اس وقت مریم گھبرا گئیں' وہ آج کے وقت کی کوئی بگڑی ہوئی بیگم نہ تھی کہ ایک نامحرم کو تنہائی میں دیکھ کر مسکرا دیتی' وہ اللہ پاک کی نیک بندی تھی' چنانچہ اس کے چہرے کے اوپر گھبراہٹ کے آثار نظر آئے' فرمانے لگی' انی اعوذبالرحمن منك ان كنت تقيا'' میں تجھ سے اللہ رب العزت کی پناہ مانگتی ہوں کہ تجھ سے میری حفاظت فرمائے' تیرے چہرے سے تو تقویٰ ظاہر ہوتا ہے اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے پہچان لیا کہ بی بی مریم گھبرا گئی' چنانچہ انہوں نے فوراً اللہ کا پیغام دیا کہ ''اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ'' میں تیرے رب کا بھیجا ہوا نمائندہ ہوں۔ ''لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا'' تاکہ تجھے ستھرا بیٹا دے۔

اب اس بات کو سن کر مریم علیہا السلام کی پریشانی بجائے کم ہونے کے الٹا اور زیادہ بڑھ گئی' مریم علیہا السلام سوچنے لگی کہ پہلے تو میں اس سے اللہ کی پناہ مانگ رہی تھی مگر جو اس نے بات کہہ دی اس نے تو مجھے اور زیادہ پریشان کردیا' چنانچہ کہنے لگی'' انی یکون لی غلم '' میرے بیٹا کیسے ہوسکتا ہے؟ ولم یمسسنی بشر '' نہ مجھے کسی بشر نے چھوا'' ولم اك بغیا'' اور نہ میں نے کوئی برائی کا کام کیا۔ مریم علیہا السلام جانتی تھی کہ بیٹا ہونے کے دو سبب ہوا کرتے ہیں' یا نکاح کے ذریعے سے یا گناہ کے ذریعے سے' چونکہ ان کی زندگی میں دونوں کام نہیں تھے اس لیے مریم علیہا السلام کہنے لگی کہ جب سبب موجود نہیں تو میرے بیٹا کیسے پیدا

www.besturdubooks.wordpress.com

ہوگا؟ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: قال کذلک'' کہ ایسا ہی ہے کہ نہ تیرا نکاح ہوا ہے اور نہ تو نے گناہ کیا ہے'' کذالک کے لفظ کے ساتھ رب العزت نے مریم کی پاک دامنی پر مہر لگادی' اللہ رب العزت ہر ایک کو ایسی بیٹی عطا فرمائے' جس کی پاکدامنی پر ایسی مہر لگی ہو' آگے فرمایا''قال ربك هو علی هین '' تیرے پروردگار نے کہا کہ میرے لیے آسان ہے مریم! یہ بیٹا تجھے پروردگار نے دینا ہے کسی زلفوں والی سرکار نے نہیں دینا' اس لیے تجھے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اسی وقت مریم علیہا السلام کو اپنے اندر حمل کے آثار محسوس ہونا شروع ہو گئے' اس وقت مریم پریشان ہوگئی' وہ کھجور کے ایک درخت کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی' جبرائیل' تو چلے گئے مگر بی بی مریم اب غمزدہ ہے' پریشان ہے' زندگی کا پس منظر سامنے ہے' وہ دل ہی دل میں کہنے لگی' اے اللہ! میں تو تیری عبادت کرتے ہوئے عمر گزارنے والی بندی ہوں' میں نے اپنی عمر اعتکاف میں گزاری' لوگوں میں میری نیکی اور تقوی کے چرچے ہیں' مگر آج میں اس حال میں بیٹھی ہوئی ہون کہ جب لوگوں کے سامنے یہ بات ظاہر ہوگی تو میں ان کو کیا چہرہ دکھاؤں گی' میری ساری عبادت کے اوپر پانی پھر جائے گا' لوگوں میں بدنامی ہوگی' میری زندگی کیسے گزری اور یہ معاملہ کیسا پیش آیا۔

حضرت مریم علیہا السلام اس درخت کے ساتھ ایسے بیٹھی ہے جیسے کوئی ہارا ہوا جرنیل ہوا کرتا ہے۔ اس وقت اتنی گھبراہٹ تھی کہ دل کہہ رہا تھا کہ اس زندگی سے تو مرجانا بہتر ہے' چنانچہ کہنے لگی''یا لیتنی مت قبل هذا و كنت نسیا منسیا'' اے کاش! میں تو اس سے پہلے مرچکی ہوتی اور بھولی بسری چیز بن چکی ہوتی' معلوم ہوا کہ جو عفیفہ عورتیں ہوتی ہیں انہیں اپنی بدنامی اور بے عزتی سے ہمیشہ ڈر لگا کرتا ہے' وہ اللہ کی پناہ مانگتی ہیں' وہ مرجانے کو پسند کرتی ہیں' مگر کوئی ایسا فعل نہیں کرتیں' جب بی بی مریم علیہا السلام نے ایسی بات کہی تو'' فناديها من تحتها'' ان کو پھر نیچے سے ایک آواز آئی' بعض مفسرین کرام نے لکھا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام نے دوبارہ ان سے کلام کیا تھا اور بعض نے کہا کہ اللہ رب العزت نے کلام فرمایا: بہر حال ان کو فرمایا: لا تحزنی'' مریم! تو پریشان نہ ہو' یہ رب کی باتیں ہیں' جب اس نے تجھے یہ اپنی نشانی دی تو وہ پروردگار تیری پاسبانی بھی کرے گا' فرمایا یہ جو تمہیں اپنے قریب درخت نظر آرہا ہے

www.besturdubooks.wordpress.com

اس پر ہم نے کھجوریں لگا دی ہیں تم کھجور کے اس درخت کو ہلانا "ھزی الیك بجذع النخلة تساقط علیك رطبا جنیا" تمہارے اوپر تر کھجوریں گریں گی ان کو کھالینا اور تمہارے نیچے پانی جاری کر دیا گیا ہے اس پانی کو پی لینا' اس کے بعد جب تمہارے ہاں بچے کی ولادت ہو تو اس بچے کی جبین پر نبوت کے نور کی کرنیں پھوٹتے دیکھ کر اس بچے کی جبین کو بوسے دینا' اس سے تمہارے دل کو تسلی ہو جائے گی' مریم علیہا السلام! اگر لوگ تجھ سے پوچھیں کہ یہ کیا معاملہ بنا تو کہنا: "انی نذرت للرحمن صوما" کہ میں نے تو رحمٰن کیلئے روزہ رکھا ہوا ہے "فلن اکلم الیوم انسیا" آج کسی بندے سے بھی میں بات نہیں کروں گی' اس وقت کی شریعت میں بولنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا تھا' امت محمدیہ ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسانی پیدا کر دی کہ بولنے کی اجازت عطا فرما دی' چنانچہ جب بی بی مریم علیہا السلام بچے کو لے کر آتی ہیں "فاتت به قومها تحمله" بچے کو جب سینے سے لگا کر قوم میں آتی ہیں تو وہ حیران ہوتے ہیں' "قالو یمریم لقد جئت شیئا فریا" کہنے لگے' اے مریم علیہا السلام! تو یہ کیا غضب کیا چیز لے کر آ گئی' "یا اخت ھارون" اے ہارون علیہ السلام کی بہن "ما کان ابوك امرء سوء وما کانت امك بغیا" نہ تیرا باپ ایسا برا تھا اور نہ تیری ماں بری تھی تو یہ برائی کیسے کر کے آئی؟ معلوم ہوا کہ عورت سے جب کوئی غلطی کوتاہی ہوتی ہے تو اس کے ماں باپ اور بھائیوں پر بات جاتی ہے' اس کے محرم مردوں پر بات جایا کرتی ہے۔

جب قوم نے طعنوں کے نشتر چلائے تو اس وقت مریم علیہا السلام کے دل پر غم طاری ہوا' مریم علیہا السلام بہت پریشان ہوئیں اور "فاشارت الیه" اس بچے کی طرف اشارہ کیا' کہنا یہ چاہتی تھی کہ تم میرا سر مت کھاؤ' پوچھنا ہے تو اسی بچے سے پوچھو کہ یہ کیسے پیدا ہوا؟ قوم نے بچے کی طرف دیکھا اور کہا "قالو کیف تکلم من کان فی المهد صبیا" کہ گود میں پڑا چھوٹا سا بچہ کیسے بول سکتا ہے؟ مگر اللہ نے اپنی ایک پاک دامن بندی کیلئے اپنے نظام کو بدل کر رکھ دیا' فرمایا میرے پیارے عیسیٰ علیہ السلام! بچے اس عمر میں بولا نہیں کرتے' مگر آج تیری ماں پر بہتان لگایا جا رہا ہے' میں اپنے نظام کو بدلتا ہوں' اب تجھے بولنا ہو گا' اور اپنی ماں کی برأت کی گواہی دینی ہو گی' چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بولتے ہیں "انی عبدالله" میں اللہ کا بندہ ہوں "اتنی الکتب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا این ما کنت واوصنی بالصلوة

www.besturdubooks.wordpress.com

والزکوۃ مادمت حیا'' سبحان اللہ! اللہ رب العزت نے عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے اپنی پیاری بندی کی پاکدامنی کی گواہی دلوائی۔ سبحان اللہ (خطبات ذوالفقار: ۱۷۵ تا ۱۷۹/۵)

سیدہ فاطمہؓ نے پہلی کا چاند بھی نہ دیکھا

اللہ تعالیٰ نے سیدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو عجیب حیاء عطا فرمائی تھی۔ ایک دفعہ چاند کی پہلی تاریخ تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپ کی بیٹی فاطمہؓ تشریف لائی تھی۔ پوچھا' فاطمہ! کیا تم نے چاند دیکھا ہے؟ عرض کیا' اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے چاند نہیں دیکھا۔ فرمایا' بیٹی! تم نے کیوں نہیں دیکھا؟ وہ خاموش ہوگئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچھا' اس کی کیا وجہ تھی؟ سیدہ فاطمہؓ نے جواب دیا۔ اے ابا جان! میرے دل میں خیال آیا کہ آج پہلی کا چاند ہے سب لوگ چاند کی طرف دیکھ رہے ہوں گے' اگر میں بھی دیکھوں گی تو میری نگاہیں اور غیر محرم مردوں کی نگاہیں چاند کے اوپر اکٹھی ہونگی۔ میں نے اس بات کو شرم وحیا کے خلاف پایا۔ اس لیے میں نے آج چاند نہیں دیکھا۔ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی بیٹیاں عطا کرے جن میں ایسی حیاء ہو اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی زندگی عطا فرمائیں کہ ہماری زندگی سے گناہ نکل جائیں۔

نگاہ شریعت میں پسندیدہ عورت کون؟

عورت کی صفات میں سے سب سے بہتر صفت کے بارے میں ایک مرتبہ صحابہ میں بات چل رہی تھی۔ کوئی کچھ کہہ رہے تھے' کوئی کچھ کہہ رہے تھے۔ اسی دوران حضرت علیؓ اٹھ کر گھر تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر حضرت سیدہ فاطمہؓ سے بات ہوئی۔ ان کو بھی بتایا کہ آج تو مسجد میں اس عنوان پر گفتگو ہو رہی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عورت کون ہے؟ فرمایا' بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عورت وہ ہے جو نہ خود کسی نامحرم کی طرف دیکھے اور نہ کوئی غیر محرم اس کو دیکھ سکے۔ یعنی اتنی باحیا ہو کہ اس کی اپنی نگاہیں بھی نامحرم پر نہ پڑیں اور اتنی پردہ دار ہو کہ غیر محرم بھی اس کو نہ دیکھ سکے۔ جب انہوں نے یہ بتایا تو حضرت علیؓ مسجد میں تشریف لائے اور عرض کیا' اے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ نے اللہ کی پسندیدہ عورت کی دو صفتیں بتائیں۔ تو جب انہوں نے یہ صفتیں بیان کیں تو نبی علیہ السلام مسکرائے اور فرمایا فاطمہ بضعۃ منی فاطمہ تو

www.besturdubooks.wordpress.com

میرے دل کا ایک ٹکڑا ہے تو معلوم ہوا کہ جو عورت خود پردہ دار ہو کہ غیر محرم اس کو نہ دیکھ سکے اور خود بھی غیر محرم کو نہ دیکھنے والی ہو یہ عورت اللہ رب العزت کی پسندیدہ عورت ہے۔

حضرت عائشہؓ کی عفت کی شہادت تا دم قیامت

سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی زندگی میں بھی ایک عجیب واقعہ پیش آیا' اللہ رب العزت کی بھی عجیب مشیت ہوتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ بنی المصطلق میں تشریف لے گئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس آنے لگے تو قافلے نے چلنا تھا قافلے کے لوگ تیار ہو کر چلتے رہتے تھے' سینکڑوں بلکہ ہزاروں اونٹ ہوتے تھے' چلتے ہوئے گھنٹہ لگا کرتے تھے' قافلے میں جانا ہے پتہ نہیں سفر میں کتنا وقت لگ جائے' کیوں نہ ہو کہ میں قضائے حاجت سے فارغ ہو جاؤں' قضائے حاجت کیلئے کھیتوں میں جایا کرتے تھے' چنانچہ آپ ذرا دور چلی گئیں تا کہ فراغت حاصل کرسکیں۔ جب فراغت حاصل کر کے واپس آئیں تو آپ نے ہودج میں بیٹھنا تھا جس کو سواری کے اوپر رکھا جاتا تھا۔

اتنے میں آپ نے محسوس کیا کہ میرے گلے میں ایک ہار پہنا ہوا تھا۔ وہ کہیں ٹوٹ کر گر گیا ہے' سوچا کہ ابھی تو روانہ ہونے میں وقت ہوگا' میں جا کر ہار دیکھ لیتی ہوں' آپ ہار ڈھونڈنے کیلئے واپس تشریف لے گئیں' پیچھے صحابہ کرامؓ نے سوچا کہ آپ تشریف تو لے آئی تھیں' لہٰذا ہودج میں بیٹھ گئی ہوں گی' چنانچہ چار پانچ آدمیوں نے مل کر ہودج کو اٹھا کر سواری کے اوپر رکھ دیا' آپ کی عمر کم تھی اور وزن بھی کم تھا' چار پانچ آدمی اٹھانے والے تھے تو ان کو پتہ بھی نہ چلا کہ آپ اندر بیٹھی ہوئی ہیں کہ نہیں۔

اب قافلے کے لوگ تو وہاں سے چلے گئے' جب آپ واپس آئیں تو آپ نے دیکھا کہ وہ جگہ خالی ہے اور قافلہ جا چکا ہے آپ کو اطمینان تھا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلے گا تو کسی نہ کسی کو بھیجیں گے' چنانچہ آپ وہیں پر بیٹھ گئیں' تھوڑی دیر کے بعد نیند غالب آ گئی چنانچہ اپنے اوپر چادر لی اور سو گئیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ صحابہؓ میں سے کسی ایک صحابیؓ کو حکم دیا جاتا تھا۔ کہ جب سارا قافلہ چلا جائے۔ اگر رات کا وقت ہو تو صبح کے وقت اس جگہ پر آ کر دیکھیں کہ کہیں کوئی چیز پیچھے نہ پڑی رہ گئی ہو' چنانچہ ایک بدری صحابی حضرت صفوان بن معطلؓ (جو پکی عمر کے

www.besturdubooks.wordpress.com

تھے) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام پر تعینات فرمایا تھا۔ وہ جب اس جگہ پر آئے تو کسی کو اس جگہ پر لیٹا ہوا پایا۔ قریب آئے تو انہوں نے پہچان لیا' کہ یہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں' انہوں نے اونچی آواز میں ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا' ان کی آواز سن کر آپؓ کی آنکھ کھل گئی' آپ نے جو اپنے اوپر چادر لی ہوئی تھی' اس سے اپنے آپ کو پوری طرح ڈھانپ لیا' انہوں نے آپ کیلئے اپنے اونٹ کو بٹھایا' آپ اوپر بیٹھ گئیں' انہوں نے مہار پکڑی اور چل پڑے حتی کہ وہ جب اس قافلے کے پاس پہنچے تو قافلے میں موجود منافقین تھے انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے کہ وہاں اس میں تو کچھ نہ کچھ بات ہوگی۔ وہ تو پہلے ہی ایسے موقع کی تلاش میں تھے جس میں وہ مسلمانوں کو پریشان کر سکیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچا سکیں' چنانچہ انہیں باتیں کرنے کا موقع مل گیا۔

چنانچہ جب مدینہ پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا پتہ چلا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا صدمہ ہوا' لوگوں میں یہ بات عام ہونا شروع ہوگئی۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں آ کر مہینہ تک بیمار رہی اور کمزور بھی ہوگئی' ایک دن میں ایک صحابیہ ام مسطحؓ کے ساتھ قضائے حاجت کیلئے رات کو باہر نکلی' وہ ایک جگہ پر قدم اٹھانے لگیں تو ان کو ٹھوکر لگی' انہوں نے اپنے بیٹے کے بارے میں بددعا کردی' میں نے کہا تم اپنے بیٹے کیلئے بددعا کیوں کر رہی ہو؟ وہ کہنے لگیں کہ تمہیں پتہ نہیں کہ وہ تمہارے متعلق کیا بات کہہ رہا ہے؟ میں نے پوچھا کہ کیا بات کہہ رہا ہے؟ اس وقت انہوں نے ساری تفصیل بتا دی کہ آپ کے بارے میں اس وقت شہر میں یہ باتیں ہو رہی ہیں فرماتی ہیں کہ جب میں نے یہ باتیں سنیں تو میرے دل میں بڑا صدمہ ہوا میں گھر آئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرنے لگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے تشریف لائے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئی اور سلام کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سلام کا جواب دیا مگر چہرہ دوسری طرف کر لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموش نگاہوں نے مجھے بہت ساری باتیں سکھا دیں کہ اس وقت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر بوجھ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات نہیں کرنا چاہتے۔

میں نے سوچا کہ چلو میں اپنے ماں باپ کے گھر چلی جاتی ہوں تاکہ صحیح حالات کا پتہ چل سکے۔ میں نے اجازت چاہی' اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرما دیا کہ ہاں چلی جاؤ' فرماتی ہیں کہ جب میں وہاں پہنچی تو میری والدہ نے دروازہ کھولا' میں نے دیکھا کہ میری والدہ کی

www.besturdubooks.wordpress.com

آنکھیں رو رو کر سرخ ہو چکی ہیں' پریشان چہرے کے ساتھ کھڑی ہیں' میں نے پوچھا' امی! میرے ابو کدھر ہیں' انہوں نے اشارہ کر دیا' میں نے دیکھا کہ چارپائی پر بیٹھے اللہ کا قرآن پڑھ رہے ہیں' ایک ایک آیت پر آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرتے ہیں اللہ کے حضور دعائیں مانگ رہے ہیں' فرماتی ہیں کہ میں نے جب غم کا ماحول دیکھا تو میری طبیعت اور زیادہ آزردہ ہوئی' میں نے سوچا کہ میں کیا کروں؟ جن پر مجھے مان تھا' جو میری زندگی کے رکھوالے تھے وہ بھی مجھ سے ناراض ہیں' ماں باپ بھی آج جدا ہیں' میں آج کہاں جاؤں؟ دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ ہو کہ میں اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوں' چنانچہ فرماتی ہیں میں نے وضو کیا' اور گھر کے ایک کونے کی طرف جانے لگی' ماں نے پوچھا عائشہ! کدھر جا رہی ہو؟ ان کو ڈر لگ گیا تھا کہ بیٹی غم زدہ ہے ایسا نہ ہو کہ بیٹی کوئی سنگین فیصلہ کر لے' فرماتی ہیں' کہ اس وقت میں نے کہا' امی! میں اپنے رب کے حضور دعائیں کرنے جا رہی ہوں' گویا یوں کہنا چاہتی تھیں امی! ہائی کورٹ تو ناراض ہو گئے' اب میں سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹانے جا رہی ہوں' فرماتی ہیں کہ میں نے مصلیٰ بچھایا اور سجدے میں سر رکھ کر دعائیں مانگنی شروع کیں کہ اے مسکینوں کے پروردگار! اے فریاد سننے والے اللہ! اے مظلوموں کے پروردگار! اے کمزوروں کی سننے والے آقا! تیرے مقبول بندوں پر جب بھی کوئی ایسا وقت آیا' اللہ! تو نے ہی ان کی مدد کی اللہ! یوسف علیہ السلام پر بات بنی تھی تو آپ نے برأت دلوائی' اللہ! مریم علیہا السلام پر بات بنی تھی تو آپ ہی نے ان کی پاکدامنی کی گواہی دلوائی' اللہ! آج تیرے محبوب ﷺ کی حمیرا تیرے دروازے پر حاضر ہے۔ اور فریاد کرتی ہے کہ میرے وبارے میں بھی اسی طرح کی باتیں کی جا رہی ہیں' پروردگار! تو حمیرا کی مدد فرما' میرے آقا ﷺ نے بھی اس وقت میرے ساتھ بات کرنا چھوڑ دی ہے' اللہ! تیرے سوا کوئی ذات نہیں جو دکھی دلوں کو تسلی دے سکے۔ جو غم زدہ دلوں کو اطمینان دے سکے۔ رو رو کر دعائیں کر رہی ہیں۔

ادھر دعائیں مانگی جا رہی ہیں اور ادھر آقا ﷺ نے مسجد نبوی ﷺ میں مجلس مشاورت قائم کی ہوئی ہے' حضرت ابوبکر صدیقؓ تو گھر میں تھے' باقی صحابہ کرامؓ جمع ہیں' محدثین نے اس کا عجیب منظر لکھا' فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بھی غمزدہ بیٹھے تھے' صحابہ کے چہروں پر اداسی تھی' انہوں نے اپنے محبوب ﷺ کے چہرے کو غمزدہ دیکھا جس کی وجہ سے ان کی طبیعت بھی

عجیب بن چکی تھی‘ چنانچہ بعض صحابہ رضوان اللہ علیہم سسکیاں لے لے کر رو رہے تھے‘ نبی ﷺ نے اس وقت اپنے یاروں سے پوچھا‘ اس معاملہ میں تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ سب سے پہلے حضرت عمرؓ سے پوچھا‘ عمر! تم اس معاملہ میں کیا مشورہ دیتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے آگے بڑھ کر کہا‘ اے اللہ کے نبی ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت و شرافت بخشی‘ آپ کے بدن پر کوئی گندی مکھی کو بیٹھنے کی اجازت نہیں تو آپ ﷺ کی رفیقہ حیات ایسی کیسے ہو سکتی ہے‘ جس کے اندر گناہوں کی نجاست ہو‘ اس لیے مجھے تو ٹھیک نظر نہیں آتی‘ نبی اکرم ﷺ نے عثمان غنیؓ سے پوچھا عثمان تم بتاؤ کہ معاملہ کیا ہو سکتا ہے‘ حضرت عثمان غنیؓ نے نبوت کی صحبت کا حق ادا کر دیا‘ عرض کیا‘ اے اللہ کے نبی ﷺ! اللہ رب العزت نے آپ کو ایسا بنایا کہ بادل آپ پر سایہ کیے رکھتا ہے‘ آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ کسی کا قدم آپ کے سایہ پر پڑ جائے‘ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے ادب کا اتنا لحاظ فرمایا کہ کسی غیر کے قدم آپ کے سایہ پر نہیں پڑ سکتے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کسی کو آپ کی زوجہ مطہرہ پر قدرت حاصل ہو جائے‘ لہٰذا یہ چیز تو ہمارے وہم و گمان سے بھی باہر ہے‘ ان کی بات سن کر نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ سے پوچھا! تم بتاؤ کہ کیا معاملہ ہو سکتا ہے؟ سیدنا علیؓ نے عرض کیا‘ اے اللہ کے نبی ﷺ ایک مرتبہ آپ کے جوتے کے ساتھ نجاست لگی ہوئی تھی‘ آپ چاہتے تھے کہ پہن لیں مگر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا تھا اور آپ کو اطلاع دی تھی کہ آپ کے جوتے کے ساتھ نجاست لگی ہوئی ہے جب جوتے پر نجاست لگی ہوئی تھی تو آپ کو بتا دیا گیا تھا‘ اگر آپ کے گھر والوں کے ساتھ کوئی ایسا معاملہ ہوتا تو آپ کو کیوں نہ بتا دیا گیا‘ اس لیے یہ بات مجھے ٹھیک نظر نہیں آتی نبی اکرم ﷺ پھر خاموش ہو گئے‘ آپ ﷺ کی غمگینی کو دیکھ کر حضرت علیؓ دوبارہ بولے‘ اور کہنے لگے‘ اے اللہ کے نبی ﷺ اگر آپ کی طبیعت بہت غم زدہ ہے تو آپ ﷺ چاہیں تو طلاق دے دیں‘ آپ ﷺ کیلئے بیویوں کی کونسی کمی ہے‘ اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی اور رفیقہ حیات عطا فرما دیں گے۔ ان کی یہ بات سن کر حضرت عمرؓ تڑپے اور کھڑے ہو گئے‘ انہوں نے اس وقت نبی اکرم ﷺ سے پوچھا‘ اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ یہ نکاح آپ ﷺ نے اپنی مرضی سے کیا تھا یا آپ کو اشارے سے بتا دیا گیا تھا‘ یہ آپ کی پسند تھی یا کسی اور کی پسند تھی؟ نبی اکرم ﷺ نے انگلی سے اشارہ کیا کہ یہ تو میرے

www.besturdubooks.wordpress.com

رب کی طرف سے اشارہ تھا' حضرت عمرؓ فرمانے لگے' اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اب آپ مجھے چھوڑ دیجئے اور ان منافقین کو چھوڑ دیجئے' میری تلوار جانے اور منافقین کی گردن جانیں' وہ ایسی توہین آمیز بات کیسے کر سکتے ہیں؟ رب کریم کی پسندیدہ وہ ایسی باتیں کر رہے ہیں' یہ نہیں ہوسکتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حضرت عمرؓ کو پیار کی آنکھوں سے دیکھ کر حضرت عمرؓ کے غصہ کو ٹھنڈا کیا' گویا دل سے کہہ رہے تھے کہ عمر! اللہ تیرا نگہبان ہو تو نے میرے غم کو ہلکا کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت میں اطمینان آ گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور مجلس برخاست ہوگئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر کی طرف یہ معلوم کرنے کیلئے جاتے ہیں کہ میری حمیرا کس حال میں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دستک دیتے ہیں' سیدنا صدیق اکبرؓ کی اہلیہ نے دروازہ کھولا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کا رو رو کر برا حال ہو چکا ہے' جب صدیق اکبرؓ کی طرف دیکھا تو ان کی آنکھیں بھی رو رو کر سرخ ہو چکیں تھیں۔ اور سوج چکی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا' حمیرا نظر نہیں آ رہی' حمیرا کہاں ہے؟ انہوں نے کونے کی طرف اشارہ کیا' اس وقت سیدہ عائشہؓ سجدے میں دعائیں مانگ رہی تھی' بعد میں فرماتی ہیں کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تھے' تو میرے دل میں بات آئی کہ میں اسی وقت اٹھ کر آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے ساتھ چمٹ جاؤں اور جی بھر کر رولوں کہ میرے ساتھ یہ کیا معاملہ پیش آ رہا ہے مگر میرے دل نے کہا' عائشہؓ! تو نے اپنے رب کے سامنے اپنی فریاد بیان کر لی ہے' اب اپنے رب سے ہی مانگ لے' تیرا رب نگہبان ہوگا' چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حمیرا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتے ہی حمیرا نے سجدہ مکمل کیا اور آ کر چارپائی پر خاموش بیٹھ گئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمیرا! اگر تجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے تو اپنے رب سے معافی مانگ لے' رب کریم گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں' فرماتی ہیں کہ اس وقت تک تو میں صبر کے ساتھ بیٹھی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر میرے ضبط کے بندھن ٹوٹ گئے' میری آنکھوں سے آنسو آنا شروع ہوگئے' میں رُوتی رہی مگر خاموش تھی' روتے ہوئے میں نے کہا' میں وہی بات کہوں گی جو یوسف علیہ السلام کے والد نے کہی تھی'

﴿اِنَّمَآ اَشْكُوْ بَثِّیْ وَحُزْنِیْٓ اِلَى اللّٰهِ﴾

میں اپنا غم اور شکوہ اپنے رب سے کہتی ہوں' فرماتی ہیں کہ میں نے یہ الفاظ کہے اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر پسندیدہ پسینے کے قطرے دیکھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر حسین کپکپی

www.besturdubooks.wordpress.com

دیکھی جو وحی کے نزول کے وقت ہوا کرتی تھی، محبوب ﷺ کے اوپر غنودگی سی طاری ہوتی گئی، آپ ﷺ نے اپنے اوپر چادر لے لی، فرماتی ہیں کہ میں آرام سے بیٹھی تھی، میرے دل میں خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو القا کر دیں گے یا نیند میں کوئی خواب دکھا دیں گے اور وضاحت فرما دیں گے مگر میرے باپ اور میری ماں پر وہ چند لمحے بڑے عجیب تھے، میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ تڑپ رہے تھے، کہ وحی نازل ہو رہی ہے، پتہ نہیں کہ میری بیٹی کی قسمت کا کیا فیصلہ ہوتا ہے، والد کی آنکھوں میں بھی آنسو اور والدہ کی آنکھوں میں بھی آنسو، فرماتی ہیں کہ میں آرام سے بیٹھی تھی، تھوڑی دیر کے بعد میرے آقا ﷺ نے چہرہ انور سے کپڑا ہٹایا تو آپ ﷺ کا چہرہ انور کپڑے سے ایسے باہر نکلا جیسے بادل ہٹتا ہے تو پندرھویں کا چاند نظر آتا ہے، فرمانے لگیں کہ میں نے چہرہ انور پر بشاشت دیکھی، میں سمجھ گئی کہ اللہ رب العزت نے رحمت فرما دی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! مبارک ہو اللہ تعالیٰ کا کلام آ گیا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے تیری برأت نازل فرما دی، فرماتی ہیں کہ اس وقت میری والدہ فرمانے لگیں، عائشہ! اٹھ اور نبی اکرم ﷺ کا شکریہ ادا فرما، فرمانے لگیں، میری توجہ رب کی طرف گئی، فرمانے لگیں میں اپنے رب کا شکریہ ادا کرتی ہوں جس نے محبوب ﷺ کی حمیرا کی فریاد قبول فرمائی، ان کی پاکدامنی کی گواہی میں قرآن مجید میں ۱۸ آیتیں نازل فرما دی گئیں، یہی نہیں کہ ان کی برأت نازل فرما دی بلکہ آگے فرما دیا کہ تمہیں اتنا عرصہ جو پریشان رہنا پڑا اس کے بدلے میں:

﴿لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾

تمہارے لیے مغفرت اور اللہ کی طرف سے بہت بڑا اجر ہے۔

جب پاک دامن انسان کو زندگی میں پریشانی آتی ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ خود ان کی پشت پناہی فرمایا کرتے ہیں، آج بھی جو انسان نیکوکاری کی زندگی اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرے گا، اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اس کے ساتھ ہوگی، محبوب ﷺ کی تعلیمات کتنی اچھی ہیں

www.besturdubooks.wordpress.com

کہ آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی بھی ایسا کام نہ کیا جائے جو حیاء کے تقاضوں کے خلاف ہو‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک صحابیؓ کو حیاء کا ایسا نمونہ بنا دیا تھا کہ ان کی نگاہیں پاکیزہ‘ ان کے دل پاکیزہ اور ان کی زندگی گناہوں سے پاکیزہ ہوتی تھی‘ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کی پاکدامنی والی زندگیوں کا نمونہ عطا فرمادے اور ہمیں بھی حیاء اور غیرت والی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین (خطبات ذوالفقار: ۱۸۳ تا ۱۹۱/ ۵)

میں اندھا ہوا اس وقت سے جب سے ہوا تو بے حیا

ہم اپنے اسلاف کی زندگیوں کو دیکھیں تو یہ چیزیں ہمیں ان میں عجیب وغریب نظر آتی ہیں‘ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ تشریف لے جارہے تھے۔ ایک آدمی حمام سے نہا کر نکلا تو اس نے ایسا تہبند باندھا ہوا تھا کہ اس کے گھٹنوں سے اوپر تھا یعنی جسم کا وہ حصہ جو مرد کیلئے چھپانا ضروری ہے‘ وہ ننگا تھا‘ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی آنکھوں کو فوراً بند کرلیا‘ وہ آدمی قریب آیا اور کہنے لگا اے نعمان! آپ کب سے اندھے ہوئے؟ آپ نے فرمایا‘ جب سے تجھ سے حیاء رخصت ہوئی تب سے میں اندھا ہوگیا ہوں۔ (خطبات ذوالفقار: ۲۲۹/ ۳)

شرم وحیا کی پیکر کی برکت سے قحط ہوا رخصت

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک عجیب بات لکھتے ہیں کہ جس انسان کی زندگی پاک دامنی کی زندگی ہوگی اللہ رب العزت اس انسان کی دعاؤں کو کبھی رد نہیں فرمایا کرتے۔ اس کے بعد انہوں نے ایک واقعہ نقل کیا۔ فرماتے ہیں کہ دہلی میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ بارش نہیں ہوتی تھی۔ لوگ پریشان‘ جانور پریشان‘ چرند و پرند پریشان۔ نہ سبزہ ہے نہ پانی تھا۔ ہر طرف خشکی ہی خشکی نظر آتی تھی۔ اس پریشانی کے عالم میں لوگ علماء کی خدمت میں آئے کہ آپ ہمارے لیے کوئی دعا کیجئے۔ انہوں نے نماز استسقاء کیلئے سب لوگوں کو بلایا۔ چھوٹے بڑے‘ مرد و عورت سب اکٹھے ہوگئے۔ انہوں نے نماز ادا کی اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں مانگتے دن گزر گیا۔ مگر قبولیت کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہو رہے تھے۔ جب عصر کا وقت ہوا تو دیکھا کہ ایک سواری پر کوئی سوار ہے اور ایک نوجوان آدمی اس سواری کی نکیل پکڑ کر جارہا ہے۔ وہ قریب سے گزرا تو رکا۔ اس نے آکر پوچھا کہ لوگ کیوں جمع ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت کی دعا مانگ رہے ہیں۔ مگر قبولیت کے کوئی آثار ظاہر نہیں

www.besturdubooks.wordpress.com

ہو رہی ہے۔ وہ کہنے لگا' اچھا میں دعا مانگتا ہوں۔ وہ آدمی سواری کی طرف گیا اور وہاں جا کر پتہ نہیں اس نے کیا بات کہی کہ تھوڑی دیر میں آسمان پر بادل آ گئے اور سب نے دیکھا کہ چھم چھم بارش برسنے لگی۔ سب حیران تھے۔ چنانچہ جن علماء کو اس لڑکے کی بات کا پتہ تھا وہ اس کے پیچھے گئے کہ ہم پوچھیں کہ اس کی بات میں کیا راز تھا؟ جب اس سے جا کر پوچھا کہ اللہ کی یہ رحمت کیسے آئی؟ تو وہ کہنے لگا کہ اس سواری پر میری والدہ سوار ہیں۔ انہوں نے پاکیزہ زندگی گزاری۔ پاکدامنی والی زندگی گزاری۔ یہ عفیفہ زندگی گزارنے والی عورت ہے۔ جب مجھے پتہ چلا کہ آپ کی دعا قبول نہیں ہو رہی ہے تو میں ان کے پاس آیا اور ان کی چادر کا کونہ پکڑ کا دعا مانگی کہ اے اللہ' میں اس ماں کا بیٹا ہوں' جس نے پاکدامنی کی زندگی گزاری۔ اللہ! اگر آپ کو یہ عمل قبول ہے تو آپ رحمت کی بارش عطا فرما دیجئے۔ ابھی دعا مانگی ہی تھی کہ پروردگار نے رحمت کی بارش عطا فرما دی۔ سبحان اللہ

ملک یمن سے دیار حرم تک عفت کا مشعل

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ میں حیا والی صفت ایسی کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی کہ ان کی نگاہیں غیر کی طرف اٹھتی ہی نہیں تھیں۔ چنانچہ حضرت عمر بن خطابؓ کے دور میں ایک عورت یمن سے چلی اور مدینہ طیبہ اکیلی آئی۔ اس نے مہینوں کا سفر کیا۔ وہ رات کو بھی کہیں ٹھہرتی ہوگی۔ اس کے پاس مال بھی تھا۔ اسے جان اور اپنی عزت و ناموس کا بھی خطرہ تھا۔ حضرت عمرؓ کو پتہ چلا تو آپ نے انہیں بلوایا۔ پہلے یہ پوچھا کہ اکیلی کیوں آئی ہو؟ اس نے کوئی عذر پیش کیا۔ پھر آپؓ نے ایک سوال پوچھا کہ بتاؤ تم جوان العمر عورت ہو' تم نے اکیلے سفر کیا' آبادیوں سے بھی گزری' ویرانوں سے بھی گزری۔ تمہیں جان و مال اور عزت و آبرو کا بھی خطرہ تھا۔ یہ بتاؤ کہ تم نے یمن سے مدینہ تک لوگوں کو کس حال پر پایا؟ اس نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین! میں یمن سے چلی اور مدینہ تک پہنچی اور میں نے راستہ میں سب لوگوں کو ایسے پایا کہ جیسا یہ سب کے سب ایک ماں باپ کی اولاد ہوتے ہیں۔ ان سب کی نگاہیں اتنی پاکیزہ تھیں کہ جوان العمر عورت سینکڑوں میل کا سفر کرتی تھی اور اسے اپنی عزت و آبرو کا کوئی خطرہ نہیں ہوا کرتا تھا۔

غم و اندوہ میں بھی پردہ نہ چھوٹ پایا......

www.besturdubooks.wordpress.com

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک عورت تھی۔ جس کا جوان بیٹا فوت ہو گیا۔ وہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ ایک صحابیؓ نے یہ کہہ دیا دیکھو یہ بوڑھی عورت ہے' اس کا جوان بیٹا فوت ہو گیا ہے لیکن یہ خود کتنی کپڑوں میں لپٹی بیٹھی ہے۔ تو وہ صحابیہؓ ان کو کہنے لگیں کہ میرا بیٹا ہی تو فوت ہوا ہے' میری حیا تو فوت نہیں ہوئی کہ میں اپنے جسم سے کپڑا ہٹا دوں۔ تو ایسے وقت میں بھی جب ماں بچے کی وجہ سے اتنی غمزدہ ہوتی ہے کہ اس کو اپنا ہوش نہیں رہتا صحابیاتؓ اس حالت میں بھی پردے کا لحاظ کرتی تھیں۔ تو پھر عام حالات میں وہ کتنا لحاظ کرتی ہونگی۔

پردے کا مخالف ہکا بکا رہ گیا......

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ سفر کر رہے تھے۔ ایک انگریز اپنی میم صاحبہ کو لے کر آیا اور سامنے بیٹھ گیا۔ اب میم تو بے پردہ تھی۔ جب اس کو پتہ چلا کہ یہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں تو اس نے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ کہنے لگا کہ دیکھو اسلام اپنی عورتوں کو گھروں میں جیل کی طرح قید رکھتا ہے۔ ہم تو اپنی عورتوں کو آزادی دیتے ہیں۔ دیکھئے' یہ میرے ساتھ گھوم گھام رہی ہے۔ زندگی کے عیش و آرام کے دن گزار رہی ہے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ پہلے تو سنتے رہے۔ پھر آپ نے سوچا کہ یہ سیدھی طرح تو ماننے والا نہیں۔ ٹیڑھی انگلی سے کھیر نکالنی پڑے گی۔ چنانچہ گرمی کا موسم تھا۔ آپ کا شاگرد بھی آپ کے ساتھ تھا اور قدرتاً شکن جبین بنانے کیلئے کچھ لیموں وغیرہ اور چینی اپنے ساتھ رکھوائی تھی۔ آپ نے اشارہ کیا کہ ذرا شکنجبین کے ایک دو گلاس بناؤ۔ بہت گرمی ہے۔ اس نے تھرمس سے ٹھنڈا پانی نکالا' چینی ملائی اور لیموں کاٹا۔ اب جب انگریز کے سامنے لیمو کٹا تو اس کے منہ میں بھی پانی آ گیا۔ وہ بھی بڑی شوق کی نظروں سے شکن جبین کو دیکھ رہا ہے۔ اب اس سے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ آپ بڑی محبت بھری نظروں سے اس شکنجبین کو دیکھ رہے ہیں؟ اس نے کہا' جی آپ کو پتہ ہے کہ گرمی ہے۔ پیاس ہے اور لیموں تو چیز ہی ایسی ہے کہ اس کو دیکھ کر منہ میں پانی آتا ہے۔ اب حضرت نے اس پر چوٹ لگائی کہ جس طرح گرمی کے موسم میں پیاسا لیموں دیکھے تو اس کے منہ میں پانی آتا ہے تو یہ جو تمہاری میم صاحبہ بیٹھی ہیں اس کو دیکھ دیکھ کر جتنے بھی ریل میں مرد ہیں سب کے منہ میں پانی آ رہا ہے۔ اب تو ایسا شرمندہ ہوا کہ اس کی نظریں نیچی لگ گئیں۔

www.besturdubooks.wordpress.com

اللہ اللہ اللہ

ایک زریں نصیحت

ایک نابینا کو رات میں پانی لانے کی ضرورت پڑگئی، کہیں دور سے اس نے پانی کا گھڑا اپنے سر پر رکھا اور لاتے ہوئے اس نے ایک ہاتھ میں چراغ جلا کر پکڑا ہوا تھا، اب دیکھنے والے بڑے حیران تھے، کہنے لگے آپ تو نابینا ہو، آپ کو اس روشنی سے فائدہ تو کوئی نہیں، آپ تو اپنے اندازے کے مطابق راستوں کے اوپر چلتے ہو تو آپ کو تو روشنی کی ضرورت ہی نہیں، اس نے کہا بالکل ٹھیک ہے، مجھے روشنی کی ضرورت نہیں لیکن رات کا اندھیرا ہے، آنکھوں والے جب اندھیرے میں چلتے ہیں تو ان کو صحیح پتہ نہیں چلتا، میں نے چراغ جلا کر اس لئے پکڑ لیا کہ کہیں کوئی آنکھوں والا مجھ سے نہ ٹکرائے اور اس کی وجہ سے میرا گھڑا نہ ٹوٹ جائے۔

اندھا کتنا سمجھدار تھا کہ اس نے چراغ اس لئے پکڑا تھا کہ دوسرے لوگ راستے کو دیکھیں اور مجھ سے نہ ٹکرائیں، اس لئے کہ اگر ٹکرائیں گے تو نقصان تو میرا ہوگا، جوان عورت کو بھی یہی سوچ رکھنی چاہئے اگر میں بے پردہ باہر نکلی، اگر کسی غیر محرم نے دیکھ لیا اور اس کی نظر میں فطور آ گیا، اگر میں نے کسی کے ساتھ تنہائی میں باتیں کیں، اگر میں نے کسی کے ساتھ ٹیلفون پر باتیں کرنا شروع کر دی اور ذرا سا بھی کسی کو موقع دیا تو عزت تو میری خراب ہوگی، دنیا کی بھی بدنامی اور اللہ کے ہاں کی بھی ناراضگی اور میں اس جہاد میں

www.besturdubooks.wordpress.com

پھر ناکام ہو جاؤں گی، اپنے رب کو کیا منہ دکھاؤں گی، اس لئے اس کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔

(التذکرۃ الحمدونیۃ ۳/۲۳۰-نہایۃ الادب فی فنون الادب ۴/۲۵)

ایک باہمت لڑکی کا فیصلہ

ہمارے جامعہ میں ایک مرتبہ ایک بچی پڑھنے آئی، تو اس نے دوپٹہ اپنایا ہوا تھا، دسوی کا امتحان شاید پاس کر کے آئی تھی، اس نے میرے گھر والوں کو بتایا کہ میں غریب گھر کی بچی ہوں، میں نے حضرت کا بیان سنا، میرے دل میں بات آئی کہ میں دین کا علم پڑھوں، میرے والد کی حیثیت تو اتنی بھی نہیں کہ وہ مجھے کتاب خرید کر دے سکیں، البتہ میں ان سے اجازت لے سکتی ہوں کہ میں آگے اسکول پڑھنے کی بجائے مدرسہ پڑھوں گی، گھر والوں نے مجھے بتایا، ہم نے ان سے کہا کہ فوراً داخلہ دیدیں، انہوں نے کہا جی وہ تو پردہ ہی نہیں کرتی، ہم نے کہا انشاء اللہ جامعہ میں آئے گی تو پردہ بھی کریگی، کیوں نہیں کریگی؟ ہم نے اسے داخلہ بھی دیدیا، ہدیہ بھی دیدیا، اب ایک دو دن کے اندر بچی کی طبیعت بھی دین پر لگ گئی تھی اور اس نے باقی بچیوں کو بھی دیکھا کہ سب پردے میں آتی ہیں تو اب اس نے برقعہ میں آنا شروع کر دیا، اللہ کی شان، ایسی ذہین بچی نکلی کہ چار سال ہمارے پاس پڑھی، چار سالوں میں ہر سال وہ جامعہ میں فرسٹ آتی رہی، عمر میں سب سے چھوٹی ہوتی تھی اور نمبر میں سب سے بڑی ہوتی تھی، ایسی فوٹو گرافک میموری میں نے اپنی زندگی میں بہت کم لوگوں کی دیکھی ہے، ایسی بلا کی ذہین تھی وہ بچی، حیران کر دیا اس نے، خیر وہ بڑی تقیہ نقیہ تھی، اس نے دینداری پرہیزگاری کی زندگی اپنالی، ذکر و اذکار کرنے لگ گئی،

www.besturdubooks.wordpress.com

بیعت ہوئی، اسکی زندگی دین پر بہت لگ گئی، اب اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ اس نے جب برقعہ کرنا شروع کر دیا تو ماں باپ کو فکر لگ گئی کہ بیٹی کو تو ہم نے پڑھنے بھیجی تھی، مولون بننے کے لئے تو نہیں بھیجی تھی، انہوں نے جامعہ میں پیغام بھجوایا کہ جی ہم نے اپنی بچی کو پڑھنے کے لئے بھیجا تھا، اسلئے تو نہیں بھیجا تھا کہ اسکو مولوی بنا دیں، خیر ہم نے سن لی یہ بات، اب معاملہ چلتا رہا، اب اس بچی نے الحمدللہ سب غیر محرموں سے پردہ کرلیا، وہ قریبی رشتہ دار تھے، یا دوسرے تھے اب اس پر اور تلملائے، انہیں دنوں میں اسکی ایک کزن کی شادی تھی، تو اس کے والدین نے کہا کہ تم نے بھی ہمارے ساتھ جانا ہے، وہ آئی چھٹی لینے کے لئے، تو اہلیہ نے اس سے پوچھا: بھئی آپ وہاں جا رہی ہو، تو پھر آپ کے لئے تو مشکل بن جائے گی، وہ کہنے لگی جی میں نے دل سے پردہ کرلیا، فکر مت کریں، میں شادی بھی اٹینڈ کروں گی، سب کاموں میں حصہ بھی لوں گی اور بے پردگی بھی نہیں ہونے دوں گی۔ اللہ اکبر

پھر واپسی میں آکر اس نے بتایا کہ میں برقعہ میں گئی، سات دن اس گھر میں برقعہ کی حالت میں رہی، اتارا ہی نہیں، کہنے لگی میں نے برقعہ ہی میں رہ کر برتن بھی دھوئے، کیچن کے کام بھی کئے، گھر میں میرے کزن پھرتے تھے، کسی کو جرأت نہیں تھی مجھ سے بات کرنے کی، ڈرتے تھے مجھ سے، اور میں اپنے برقعہ میں اپنے کام بھی کر رہی ہوتی، کہنے لگی اس طرح میرے کزن جو میرے ساتھ ہنسی مذاق پہلے کرتے تھے، انہوں نے بڑی کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح اسکو دیکھیں، سات دن نہ دیکھ سکے، تو میری امی کو کہنے لگے کہ لگتا ہے کہ تیری بیٹی کو برقعہ میں ہی موت آئے گی، تو وہ کہنے لگی امی بھی مجھ سے خوش میں نے وہاں وقت گزارا، میں نے وہاں کام کیا، جب

www.besturdubooks.wordpress.com

میں لڑکیوں میں ہوتی تو چہرے سے پردہ ہٹا لیتی اور جب میں ادھر ادھر ہوتی تو میں اپنے چہرے پر پردہ کر کے آنکھیں کھلی ہوتیں، تو میں اپنا کام کرتی، اب اگر ایک بچی دل سے پردہ کو اپناتی ہے تو وہ ایسے جشن میں بھی اپنے آپ کو غیر محرم سے بچا سکتی ہے، تو کیسے کوئی کہہ سکتا ہے کہ جی پردہ کرنے سے رشتہ داریوں میں فرق پڑ جاتا ہے۔

کافروں کی مشابہت پر پکڑ

انڈیا میں ایک بڑی عمر کے آدمی تھے۔ وہ فوت ہو گئے۔ کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: جی! آگے کیا بنا؟ کہنے لگے: میں سخت عذاب میں مبتلا ہوں۔ اس نے پوچھا: وجہ کیا بنی؟ کہنے لگے: ایک مرتبہ ہندوؤں کی ہولی کا دن تھا اور وہ ایک دوسرے پر رنگ ڈالتے پھر رہے تھے، میں اپنے گھر سے کسی دوسری جگہ پر جا رہا تھا۔ راستے میں مجھے پان کھاتے ہوئے تھوک پھینکنے کی ضرورت محسوس ہوئی، اس وقت مجھے اپنے سامنے ایک گدھا نظر آیا، میری طبیعت میں کچھ ایسی بات پیدا ہوئی کہ میں نے یہ کہہ دیا: ارے گدھے! تجھے کسی نے نہیں رنگا، آ! میں تجھے رنگ دیتا ہوں، یہ کہہ کر میں نے اپنی پان والی تھوک گدھے پر پھینک دی، اللہ تعالیٰ نے میرے اس عمل پر پکڑ لیا کہ تم نے کافروں کے عمل کے ساتھ مشابہت اختیار کی، چنانچہ اس وجہ سے میری قبر کو جہنم کا گڑھا بنا دیا گیا۔

www.besturdubooks.wordpress.com

صحابۂ کرام میں عیب پوشی

ایک مرتبہ صحابۂ کرام بیٹھے تھے، نماز کا وقت قریب تھا، اچانک یوں محسوس ہوا کہ کسی کا وضو ٹوٹا اور بدبو محسوس ہوئی، صاف ظاہر ہے کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی اٹھ کر جاتا اور وضو کر کے آتا اور جو محفل سے اٹھ کر جاتا تو سب کے سامنے اس کی سبکی ہوتی، ہے تو یہ قدرتی چیز مگر شرمندگی محسوس ہوتی ہے، اس سے پہلے کہ کوئی اٹھ کر جائے، عبداللہ بن عباسؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر اجازت ہو تو ہم سب دوبارہ وضو کر کے نہ آجائیں؟ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت اچھا! سب کے سب صحابہ کرام گئے اور دوبارہ وضو کر کے آئے تا کہ یہ پتہ نہ چلے کہ کس کا وضو خطا ہوا تھا، ایک دوسرے کے عیبوں پر پردے ڈالتے تھے، مسلمان بھائی کو شرمندہ نہیں کرتے تھے۔ اللہ اکبر!

(لطائف علمیہ ۱۴۱)

اللہ اللہ اللہ

www.besturdubooks.wordpress.com